منشور محمدی

BANGALORE.

منشور سولان محتاج بخاتم - باخاتم ومہر آمدہ منشور محمد - توریت بلاتوریہ انجیل بانجیل - گویاں صفت وسیرت ہر ورسید محمد صلعم

نمبر ۳۲ مطبوعہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۰۳ ہجری مطابق ۲۶ اگست ۱۸۸۶ عیسوی جلد ۱۵

اشتہار ہفتہ اخبار عشر واریہ مضامین تردید مذہب عیسوی چیتا ھی قیمت سالانہ ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئن

افریقہ میں اسلام کی ترقی

ایک صاحب دیولالی سے تحریر فرماتے ہین "جنرل سکارڈن صاحب کا روزنامچہ مطبوعہ لنڈن میری نظر سے گذرا اسکے صفحہ ۲۱۰ میں مسطور ہے کہ بہت برسون سے مذہب اسلام درمیانی افریقہ (افریقۃ الوسطی) میں بڑی ترقی کر رہا ہے وہان کے اقوام وطنیہ کیلئے اس میں ایک خاص طور کی موافقت پائی جاتی ہے نو مسلمون کی تعداد اسی لاکھ سے ایک کرور بیس لاکھ تک اندازہ کی گئی ہے اور اسلام کو بقوت شمشیر پھر زندہ کرنے کا خیال انکے دلوں میں راسخ ہوگیا ہے شائعین مذہب عیسوی حساب تو لگا دیکھیں کہ انکو اتنی تعداد اپنے مذہب میں ملانیکیلئے کتنی آفتوں کا سامنا ہوگا کیا کچھ دقتیں پیش نہ آئیں گی کتنا روپیہ صرف کرنا پڑیگا - کتنی لاچون سے کام پڑیگا - کیا یہ اسلام کے حکیمانہ اصول کی ثبوت کو کافی وافی بین دلیل نہیں ہے کہ جاہل اقوام جنکی ساخت ہے اپنے مذاہب پر ازسے رہنا ہے اپنے مذاہب باطلہ کو بغیر کسی ترغیب وتحریص کے ترک کر کے دائرہ حقہ اسلام میں داخل ہوجاتے ہیں اونکے دلوں میں اسلام کی تجدید کا ذوق وشوق موجیں مار رہا ہے -

پیارے اسلام - تیرے پاک اصول حکیمانہ مسلک کی کس زبان سے تعریف ہو تو اپنے فضل وکمال میں بے شرف ہے

صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی سلکم اللہ تعالے

سچ ہے کہ حق ایک ایسا امر ہے کہ جتنے انصاف پسند لوگ ہیں وہ خواہ مخواہ اسکو قبول کرتے اور جب دوسرا کوئی اسکو اختیار کرتا ہے تو ضرور ہی خوش ہوتے ہیں چنانچہ میان نجم الدین نے جب یہاں کلکتہ میں مذہب اسلام قبول کیا اور انکے والدین نے ولایت میں یہہ خبر سنا تو بہت خوش ہوے اور میان نجم الدین کے پاس یہہ خط لکھا جسکا ترجمہ ہم آپکے پاس بھیجتے ہیں کہ اسکو آپ اپنے پرچہ میں چھاپ دیں تاکہ اور لوگ بھی یہہ امر مرغوب اختیار کریں اور متعصب عیسائی کو عبرت ہو - **وھوھذا**

اسم قدیم	اسم جدید	وطن
اسم قدیم	اسم جدید	وطن
عورت ہندی	فاطمہ	ہندوستانی
ایک لڑکا اسیعورت کا	- - - - - -	ہندوستانی
برہمنی	- - - - - -	ہندوستانی
برہمنی	- - - - - -	ہندوستانی
جون ہرسن	نذیر الدین	ہندوستانی
ڈیوٹ جین	عبد الصمد	انگلینڈ
فرانسک بارکوئیٹ	عبد الحکیم	لودی
عورت ہندی	زینب	ہندوستانی
مرد ہندو	- - - - - -	ہندوستانی
ڈیوٹ بوزین	عبد القادر	اسکوٹ لینڈ
جون ربڈن	عبد الغنی	انگلستند
گھنایہ رام	عبد الحمید	ہندوستانی
ایک عورت	عائشہ	ہندوستانی
برہمنی	- - - - - -	ہندوستانی
سری رام ولد باکر	عبد اللہ	ہندوستانی
شبدی	فاطمہ	- - -
میری	مریم	- - -
گوبند	عبد الرحیم	- - -
گنگا دین	عبد الرحمن	- - -

فہرست ان لوگونکی جو مارچ ۸۴ء سے جولائی ۸۵ء تک برضا و رغبت مسلمان ہوئے ہیں

اسم قدیم	اسم جدید	وطن
چارلس برکس	نجم الدین احمد	انگلنڈ
توماس وانرس	قمر الدین	انگلنڈ
برہمن	اسم للعلوم	ہندوستانی
ولیم واٹس	عبد الرحمن	انگلنڈ
عورت	- - - - - -	ہندوستانی
جوان برائون	عبد الرحیم	انگلنڈ
چارلس بومارس	سیف الدین	فرانس
ہندو	- - - - - -	ہندوستانی
جوزف لمن	محمد یوسف	افریکہ
جج ہندری	امین الدین	افریکہ

کمگری سولوی محمد شریف صاحب کو سلام کہکر۔

بعد سلام مسنون مہربانی کرکے اس خبر کو اپنے پرچہ منشور محمدی میں شایع کر دیجئے کہ دو تین برس کا عرصہ ہوا کہ ایک شخص مسلمانوں کے لباس میں یہاں

آیا ہو رہلے محلہ مصری گنج کے مسجد میں وترا اور لوگوں
سے یہہ بیان کرنے لگا کہ میں پہلے ہندو بلکہ پنڈت
تھا تہو ایک روز ہوا کہ مذہب اسلام کی حقیقت و
عمدگی کو خوب جانچکر مسلمان ہوگیا اوسکو سنکر اس
مسجد کے طلبا اور عوام المسلمین بتوا منع و مدارات
اسکے ساتھ پیش آنے لگے اور کھانے پینے وغیرہ
امور ضروریہ سے بہت اچھی طرح اوسکی خبر گیری
ہونے لگی تب اوسنے اپنی اسی رام کہانی کو کلکتہ کی
ہر مسجد و مجمع میں بیان کرنے لگا اور کول تالاب پر
جہاں ہر فریق کی واعظ جمع ہوتے ہیں یہہ بھی
گویا بر دستی ایک واعظ بن گیا اور یہی اپنی داستان
دکھانیوں کو سنا کر کبھی عوام الناس کو فریفتہ کرتا
اور کبھی پادریوں سے گفتگو کرکے اپنے تئیں مسلمان
ثابت کرتا کئی مہینے جب یونہی گذر گئے تو چاندنی
نئی بازار کے لوگوں کی مدد سے اوس نے ایک
مکان کرایہ لیکر وہاں رہنا شروع کیا اور تعویذ
نویسی کا ڈھنگ ڈالا عوام کالانعام اوسکے پاس
تعویذ لکھوانے آنے لگے جب پادریوں نے دیکھا کہ
یہہ ایک مرجع خلایق ہے اور کبھی کبھی ہم لوگوں
کی زبان بھی لال کیا کرتا ہے کوئی ایسا بندوبست
کرنا چاہیئے کہ اسکو اپنا کلمہ پڑھائے اب اس
دوڑ دوپ میں خیر عیسی صاحب ادہر اودہر
پھرنے لگے اور کبھی دور اور کبھی نزدیک
سے پنڈت صاحب کو اپنا ملویہ دکھلاتے اور ردا نے
گھاس کا بھی بہاؤ بتلانے لگے اس درمیان میں
جو پنڈت صاحب کا عوام مسلمانوں کا خصوصاً
چاندنی و نئی بازار کے دوکانداروں کے
نزدیک جو فی الجملہ اعتبار ہوگیا تو ان لوگوں
کی کچھ قرضداری بھی ہوگئے تھے اور چونکہ کوئی آمدنی
معتدبہ تو تھی نہیں ادا سے بھی بظاہر ناچار
ہی نظر آتے تھے اس لئے اب مسلمانوں کا ساتھ
چھوڑ کر پادریوں کے پیچھے پھرنے لگے شدہ
شدہ پادری خیر عیسی وغیرہ نے پنڈت صاحب
کو ایک اور بڑے پادری صاحب کے پاس پہنچایا
جہاں پہنچکر پنڈت صاحب نے بھی پادری
ہوگئے اور چند روز کے بعد گول تالاب پر
آکر جس سبھا سے مذہب اسلام کا اثبات کرتے
تھے اوسی سے اسکا ابطال کرنے لگے اور جن
مسلمانوں کے نمک خوار و احسانمند تھے اونکی
شکایت و مذمت میں اپنی زبان لال بنانے لگے
مگر چونکہ یہہ آزادی کا زمانہ ہے کوئی کسیکا کیا کرتا
ہے اسلئے چند دن یونہی گذرے مگر بعد چند
اتفاقاً پنڈت صاحب بیمار پڑے اور عارضۂ
سرسام نے انکو گویا زندگی کی سرسام تک
پہونچایا اور عیسایوں نے بھی انکو شن کمیونڈ سی
جہاں دن رات کل جھڑی اڑتی تھی اور اپنی ایک
لیڈی عزیزہ کے ساتھ (جو اسے کمپونڈ میں
ہاتھ لگی تھی اور اسکے ایک بچی بھی نکل پڑی
تھی) رنگ رس ہوتے بھی خیراتی ہسپتال
میں پھینکوا دیا اس حالت نیک پریشانی میں

جو کچھ پنڈت صاحب کے دلپر گذرا ہوگا اسکو وہی
جانتے ہوں گے آخر مدت تک ہسپتال میں
دوائیں زہر مار کرتے رہے اور قدح کے قدح
صاف کر گئے مگر کچھ نہ ہوا تب بعض اطباء مسلمین
مثل جناب حکیم عبدالرحیم صاحب دہلوے کی مطب
میں آئے جناب موصوف نے کچھ دوائیں اپنے
مطب کے عنایت کئے جس سے اونہوں نے
کچھ تخفیف کی صورت دیکھی اور امید ہر اور ہر طرح
پھرنے پر قادر ہوے تب ایک روز یعنے
۲۷ جولائی ۱۸۸۶ء روز شنبہ کو مولانا مولوی
محمد عبیداللہ صاحب مدرس مدرسہ عربیہ کلکتہ کی
خدمت بابرکت میں حاضر ہوکر کہنے لگے کہ میں بہت
بیمار تھا اور میری یہہ یہہ حالت ہوی اور مشن
کمپونڈ والوں نے مجھے ہسپتال میں بھیجدیا یہاں
مجھپر جو گذرا اوسکو میرا ہی دل جانتا ہے اور مدت
سے میرا ارادہ تھا کہ دین محمدی کو اختیار کروں
لیکن میں اس فکر میں تھا کہ اپنی بی بی بچہ کو بھی
ساتھ لیکر نکلوں مگر اب وہ موقع ہاتھ نہیں لگتا
کیونکہ پادریوں سے مجھے شراب کے بارہ میں گفتگو
ہوی اور میں اسکو ایک بری چیز کہتا ہوں اور وہ
لوگ اسکو جایز و درست کہتے ہیں اس میں اسقدر
گفتگو بڑہ گئی کہ وہ مجھسے بہت ناخوش ہوگئے اور
میری بی بی کو بھی چھین لیا اب میں چاہتا ہوں پھر
اسلام اختیار کروں اسپر مولانا موصوف نے
فرمایا کہ بیشک اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ
کیسی ہی خطا آدمی سے ہو جب اوسنے توبہ کیا تو
اسکے پہلے سب گناہیں مٹ جاتے ہیں اور جب آپ
اپنے دل سے اسلام کے طرف متوجہ ہوے تو مسلمان
ہوے مگر بہتر یہہ ہوگا کہ گول تالاب یا قلعہ کے میدان
میں مولوی تفضل حسین یا مولوی رحیم بخش صاحبون
کے مقابلہ میں اگر آپ اپنا یہہ اسلام ظاہر کریں تو
بہت ہی مناسب ہے کیونکہ روزمرہ وہاں ہزاروں
آدمیوں کا مجمع رہتا ہے اس لئے سبکو خبر ہو جاویگی اور بلا تردد
ہر شخص آپ کی اس حال سے واقف ہو جاویگا اس پر پنڈت
صاحب نے کہا کہ آپ چند سطر اشتہار مجھکو لکھدیں
مضمون کا لکھدیں تاکہ میں پادریوں کو دیدوں کہ وہ
بھی میرے اس ارادہ سے واقف ہو جاویں اور
کوئی ایسا نہ کہے کہ اس نے چوری یا دہوکہ سے
یہہ کام کیا تب مولانا نے فرمایا بہت اچھا میں اشتہار
لکھکر طیار رکھونگا کل آپ خود آکر لیجائیگا یا کسیکو
بھیجدیجیگا میں اسکے معرفت آپ کی پاس بھیجدونگا
یہہ کہکر وہاں سے رخصت ہوے اسکے بعد مولوی
تفضل حسین صاحب کے پاس گئے اور مجھے معلوم
نہیں کہ اون سے کیا کیا باتیں کئے مگر لوگوں
کی زبانی معلوم ہوا کہ انسے یہہ گفتگو ہوی کہ قلعہ کے
میدان میں ہمسے تمسے مناظرہ ہو اگر ہمکو تم معقول کردو گے
تو ہم پھر محمدی ہو جاویں گے چنانچہ جمعہ کے روز
آٹھ بجے مولوی تفضل حسین صاحب مولانا محمد عبداللہ
صاحب کے پاس آئے اور یہہ کہا کہ آج چار بجے قلعہ
کے میدان میں عبدالحق مناظرہ کریگا اس لئے اب

کا بھی یہاں چلنا شروع ہے جناب مولانا نے فرمایا

بہت خوب میں حاضر ہوں چنانچہ چار بجے مولوی
تفضل حسین صاحب و مولوی محمد عبداللہ صاحب
و مولوی رحیم بخش صاحب و مولوی نصیر الحق صاحب
و حافظ عزیز الرحمن صاحب وغیرہ جائے معینہ
پر تشریف لیگئے اور بہت سے آدمیوں کا ازدحام
ہوگیا چنانچہ قریب پانچ بجے کے عبدالحق معہ
چند عیسائیوں کے وہاں آکر صف کے باہر
کنارہ پر کھڑا ہوا اوسکو دیکھکر مولوی تفضل حسین
صاحب نے اپنا وعظ موقوف کرکے فرمایا
کہ آئے اوسپر عبدالحق نے کہا ابھی پانچ منٹ
باقی ہے خیر تھوڑے دیر کے بعد نزدیک
آیا اور گفتگو شروع کیا اور اسکے پہلے اس مباحثہ
کے بارہ میں ایک اشتہار بھی جاری کیا گیا تھا

وھو ھذا

اشتہار واجب الاظہار

بنظر خیر خواہی کافۂ اہل اسلام کے اطلاع دیتا
ہوں کہ تاریخ ۳۰ رجولائی روز جمعہ ۵ بجے جناب
مولوی تفضل حسین صاحب اور پولوس عبدالحق
عیسائی سے بحث ہوگا اور شرط مناظرہ یہ قرار
پائی ہے کہ سوائے ہر دو مناظر کے کسیکو مجال
گفتگو نہوگی اور بحث بابت اثبات نبوت جناب
نبی آخر الزماں صلعم میں ہوگا کسواسطے کہ جو خط
عبدالحق مذکور نے جناب مولوی صاحب موصوف

کو یا ھو ۵ شام مسجد دہرم تلہ ہشتم ۱۲۶۲
میں اول میرے ہاتھ میں دیا تھا اسکا مضمون یہ ہے
کہ بندہ کو کسیطرح انکار نہیں بلکہ بدل و جان حاضر
ہوں جمعہ کے روز پانچ بجے سے گفتگو دینی یعنی
مذہبی کرنے کو طیار ہوں گفتگو آنحضرت علیہ الصلوۃ
والتحیت کے رسالت پر ہوگی کیونکہ مجھکو اوسکے نبی ہونے
میں شک ہے الراقم پولوس عبدالحق عیسائی اب
خدمت میں شائقین کے عرض ہے کہ یہ بحث قابل
دید و شنید ہوگا شائقین بمقام مذکور تشریف لاکر
استماع فرماویں المشتہر خلیل الرحمن
مگر جاننا چاہیے کہ باوجود اس قرار و اقرار و اشتہار
و اظہار کے اصل مسئلہ متنازعہ کو چھوڑ کر عبدالحق
نے فروعات میں گفتگو شروع کر دی اور آتے
ہی یہ کہا کہ قرآن میں مریم کو اختِ ہارون اور
عمران کے بیٹی لکھا ہے اور یہ صریح جھوٹ ہے
اس کے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر اسلام نبی برحق
نہ تھے کیونکہ یہ خبر غیر صحیح ہے اس پر مولوی
تفضل حسین صاحب نے فرمایا کہ میں ان فروعات
میں بھی گفتگو کرنے کو طیار ہوں مگر بہتر یہ ہے
کہ مطابق تمہارے اشتہار کے پہلے اصل مسئلہ
ثبوت نبوت پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام
میں گفتگو ہووے کہ اس سے یہ سب باتیں
طے ہوجاوینگی اور اونکا مخبر صادق و مخبر کاذب
ہونا بھی معلوم ہوگا اور باوجود اسکے بھی اگر
تمہارے تسکین نہوگی تو پھر علیحدہ ان

فروعات میں بھی گفتگو کرلیتا مگر عبدالحق نے بحث خارجی
کو اس قدر طول دیا اور اپنی بریشانی تقریروں
میں اسقدر محنت کی اور سامعین کو اوبھا کر پریشان
کیا کہ کچھ نہ ہوا آخر شام ہوگئے اور پنڈت صاحب
اونگھنے کو پڑ تولنے لگے آخر اونگھنے لگے اور
اونگھتے اونگھتے سمجھے بوجھے یہ بکنے لگے کہ تمسے
میرے اعتراضات کے جواب نہ ہوئے آنکشنبہ
کے روز میں مولوی محمد عبداللہ سے گفتگو
کرونگا اس مجمع میں پنڈت صاحب سے جو جو
عجیب عجیب باتیں ہوئیں ان سب کا بیان طول
ہے مگر یہ ایک عجب ماجرا ہوا کہ میں
پادری نہیں ہوں بلکہ پادریوں کا سا تھ پیچ
کا کام کرتا ہوں لیکن بنتی ہوں خیر جب عبدالحق
نے یہ سمجھے بوجھے یہ اشتہار دیدیا کہ میں
مولانا محمد عبداللہ صاحب سے گفتگو کرونگا
تو لوگوں کو یہ بہت ناگوار گذرا کیونکہ عبدالحق
ایک محض جاہل شخص ہے اور اپنی ابتدائی حالت میں
مولانا موصوف کے پاس ایک زمانہ تک رہچکا
ہے اور یہ حضرت مولانا وہ ہیں کہ جنہوں نے
امام مسیح و پادری ایلن ایسے پادریوں کو صدہا
پادریوں کے سامنے ہزاروں آدمیوں کے
مقابلہ میں شکست فاش دیا اور مولانا کے جوہر
لیاقت و قابلیت کے قطع نظر مسلمانوں کے
علمائے نصارے بھی قایل ہیں اس سبب سے
مولانا کو ایسے ناقابل شخص سے گفتگو کرنے میں
کچھ کلام تھا مگر چونکہ ہزاروں آدمیوں کے سامنے
اونہنے بلا درخواست و استدعا یہ اشتہار دیدیا
تھا ایسے محل پر اگر نہ جاتے تو البتہ ایک
مسبکی اسلام کے متصور تھی لہذا مولانا مستعد
اور عبدالحق کے پاس یہ خط لکھ بھیجا۔

پنڈت عبدالحق عیسائی کو بعد سلام علی من اتبع الہدے
کے معلوم ہو کہ آپ نے آج قلعہ کے میدان
میں مولوی تفضل حسین صاحب کے مناظرہ کے
بعد یہ اشتہار دیا کہ میں یکشنبہ کے روز مولوی
محمد عبداللہ سے مناظرہ کرونگا تو آپ سمجھ کر
کہ مجھکو اس امر خیر سے کچھ اعراض و اغماض
نہیں ہے مگر امور مفصل ذیل کا انتظام اور
ان شرطوں کا پہلے سے بندوبست کرنا
ضرور ہے۔

اول ایک مسئلہ معینہ پر گفتگو ہونی چاہئے۔
دوم فریقین کی گفتگو کے لئے زمانہ ضرور مقرر ہونا
چاہئے۔
سوم ایک شخص غیر متعصب اہل علم ثالث مقرر ہونا چاہئے
چہارم کلمات غیر مہذب زبان پر نہ لائے جائیں
پنجم مولوی رحیم بخش صاحب و مولوی تفضل
حسین صاحب و منشی نجم الدین صاحب کو بھی مناظرہ
میں عند الموقع بولنے کا مجال ہوگا
ششم مناظرہ کا نتیجہ کیا ہوگا یہ بھی آپکو یقین
کرنا چاہئے۔
آپ ان سب باتوں کا جواب اپنے ہاتھ سے لکھکر

پنجشنبہ کے پہلے میرے پاس بھیجدیجئے - فقط -
آپ کا خیر خواہ قدیم محمد عبداللہ عفی عنہ - ۳۰ جولائی ۸۶ء
جب پنجشنبہ کے ۱۲ بجے تک اسخط کا کچھ جواب
نہ آیا اور لوگوں کی زبانی یہہ سنا گیا کہ پنڈت
وغیرہ کوئی عیسائی مناظرہ کے لئے میدان میں
نہ آئیگا تب مولانا نے یہہ خیال کیا کہ شاید خط میں
میں کچھ اون لوگوں کو کلام ہو پھر دوسرا خط لکھنہ بھیجا
پنڈت عبدالحق عیسائی کو بعد سلام علی من اتبع الہدیٰ
کے یہہ معلوم ہو کہ میرے خط کا جواب آپ نے
اس وقت تک کچھ نہ لکھا اسلئے معلوم ہوتا ہے
کہ آپکو شروط مرقومہ میں کچھ کلام ہے لہذا میں
آپ کو لکھتا ہوں کہ جسطرح آپ راضی ہوں مجھے
منظور ہے - ع من ایم بجاں گر تو آئی بہ تن
فقط آپ کا مخلص قدیم محمد عبداللہ عفی عنہ ۱ اگست ۸۶ء
مگر جب کسی خط کا جواب نہ آیا تب مولانا نے یہہ سوچ کر
کہ شاید یہہ ان لوگوں کی چالاکی ہو کہ خط تو نہ لکھا مگر
میدان میں پہونچ جاویں اور ہم لوگوں کو نہ پاکر
ہمارے غیر حاضری کی شہرت کرادیں جس سے
مسلمانوں کا دل بھی ٹوٹیگا اور یہہ مخالفین ناحق
خوش ہون گے ایک بجے سہ مولوی رحیم بخش
صاحب کے قلعہ کے میدان کے طرف روانہ ہوئے
اور چاندنی کے مسجد میں پہونچکر مولوی تفضل
حسین و حافظ عزیز الرحمن کو بھی ساتھ لیا اور اتفاقاً
جناب حکیم عبدالرحیم صاحب دہلوی بھی یہہ خبر سنکر
وہاں پہونچگئے اور سب صاحب متفق ہوکر چار بجے
میدانِ مناظرہ میں جا جمے اور دور دور چاروں
طرف مثل ہوزہ و مٹیا برج و میرٹھ پور و سندباپی
وغیرہ سے جوق جوق لوگ آنے لگے مگر پنڈت
صاحب یا اونکی حواریوں میں سے کوئی بھی نظر
نہ پڑا اخیر چھے بجے تک سب صاحب وہاں موجود
رہے اور اس درمیان میں کچھ بارش بھی ہونے
لگی تو بھی یہہ لوگ وہاں سے نہ ہٹے مگر جب
چھے بجگئے اور ادہر سے کوئی نہ آیا تب ناچار
یہہ سب لوگ اپنی اپنی جگہہ پر واپس ہوگئے اور
ایک دوست نے یہہ اشتہار جاری کر دیا -
پنڈت عبدالحق عیسائی نے ۳۰ جولائی سنہ ۸۶ء
کو اشتہار دیا کہ میں مولانا محمد عبداللہ صاحب سے
پہلی اگست اور پنجشنبہ کو مناظرہ کرونگا چنانچہ
روز معہودہ کو مولویصاحب موصوف و مولوی
رحیم بخش صاحب و مولوی تفضل حسین صاحب وغیرہ
بہت سے لوگ قلعہ کے میدان میں چار بجے سے چھے
بجے تک موجود رہے مگر پنڈت صاحب نہ آئے
نہ آئے نہ آئے فقط یہاں تک تو کیفیت مناظرہ
تھی اب جاننا چاہئے کہ ہم لوگ میدان سے واپس آئے
تو مولانا محمد عبداللہ صاحب سے پوچھا حضرت یہہ تو
جو کچھ ہوا سو ہوا مگر اب فقط ہم لوگوں کے تسکین
کے لئے آپ یہہ فرمائے کہ قرآن شریف میں جو
حضرت مریم علیہا السلام کو حضرت ہارون کی
بہن اور عمران کی بیٹی لکھا ہے اسکی کیا حقیقت
ہے کیونکہ پنڈت کے بیان سے ہم لوگون کو بھی

اس میں ایک تردد ہوگیا ہے تو مولانا نے فرمایا
ایک مرتبہ اور ایک عیسائی نے بھی یہہ اعتراض
کیا تھا چنانچہ میں نے اسکا جواب لکھکر جو پور
سے منشور محمدی کے مہتمم کے پاس بھجوا دیا تھا اور
مجھے خیال پڑتا ہے کہ منشور محمدی کے کسی پرچہ
میں وہ مضمون چھپ بھی گیا ہے اور خلاصہ یہہ ہے
کہ عربی زبان کا یہہ محاورہ ہے کہ ہر موافق ومطابق
کو اخ واخت سے تعبیر کیا کرتے ہیں دیکھو داؤد کو
اخت ضمہ اور یاء کو اخت کسرہ کہا کرتے ہیں اور
اور متقابلین پر بھی اخت کا اطلاق ہوتا ہے جیسا
کلما دخلت امۃ لعنت اختہا پس چونکہ حضرت
مریم شہرت وعفت وتقوی وطہارت میں حضرت
ہارون علیہما السلام کے مانند تھیں اسلئے اونکو اخت
ہارون فرمایا اور ابن وبنت کا بھی چونکہ یہی حال
ہے اسلئے انکو عمران کی بیٹی ارشاد کیا اور دوسرے
بنت واخت کا اطلاق اولاد وذریات وبقایا
پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ مجمع البحار میں لکھا ہے —

منہ حدیث عمرانہ قال للعباس انت اخیتہ اباء
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ای بقیتہم یقال لہ
عندی اخیۃ ای مانۃ قویۃ ووسیلۃ کانہ اراد
انت الذی یستمد الیہ من اصل الرسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ویتمسک بہ انتہی اور اسی
معنے کرکے انجیلوں میں حضرت عیسے علیہ السلام کو
داؤد کا بیٹا لکھا ہے ورنہ کہاں داؤد اور کہاں
حضرت عیسے کا وقت پس چونکہ یوسف جسکو انجیلوں
میں حضرت مریم کا شوہر لکھا ہے وہ اولاد بقایا یا نسل
حضرت داؤد علیہما السلام سے تھا اوسپر یہہ اطلاق
کیا گیا اور نہیں تو پھر اس عبارت کے کل کیونکر
بیٹھینگے اس میں ایک لطف اور دیکھتے جائیے
کہ ایسے یوسف کو جسکے ذریعہ سے حضرت عیسے
کو انجیلوں میں ابنِ داؤد لکھا ہے مت نے
یعقوب کا بیٹا ہے اور حضرت لوقا نے ہیلی کا
فرزند تحریر فرمایا ہے معلوم نہیں اس میں کون
صحیح ہے اور کون غیر صحیح پہلے عبارت کے کل تو
کسیطرح ٹھونک ٹھانک ہمنے بٹھا دیا مگر اسکے
کل ہمسے بھی نہیں بیٹھے رموز مصلحتِ خویش خود
ہمان دانند اور تعجب وافسوس ہے کہ پادری
لوگ اخت ہارون وبنت عمران پر تو اعتراض
کرتے ہیں مگر اس جملہ کو کیوں بھلاتے ہیں
یہودیہ کی بادشاہ ہیرودیس کے دلو میں
ابیاہ کے فریق میں سے ذکریا نامی ایک
کاہن تھا اوسکی جورو ہارون کے بیٹیوں
میں سے تھی اور اسکا نام الیسابات تھا سب
سے جو لوگ کانچ کے مکان میں رہیں اونکو
سنگین عمارات کے رہنے والوں پر ڈھیلا
نہ پھینکنا چاہئے اور تیسری قرآن نے تو
یہی کہا ہے کہ مریم ہارون کی بہن وعمران
کی بیٹی تھی مگر یہہ کہاں ہے کہ یہہ ہارون وہی
موسی کے بھائی اور وہی عمران موسے
وہارون کے باپ تھے کیا یہہ ضرور ہے کہ جتنے

روسی سازش بجانب ہند

معاملات روس کا تذکرہ روز بروز گرم ہوتا جاتا ہے اور اگرچہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کے تعلقات کی خبر ابھی ٹھیک ٹھیک سنی نہین گئی ہے یہ بکواس پر دردے کہ روس مین سکھ فوج کے بھرتی کرنے کی کوشش درپیش ہے تازہ ڈاک جو روس سے موصول ہوئی ہے انگلستان کی مخالفت سے سراپا لبریز ہے نہ فقط انگلستان کی ہر ایک کارروائی کو برا یا گیا ہے بلکہ دشمنی کا ثبوت لفظ لفظ پر دیا ہے اور صاف ظاہر کیا ہے کہ روس اور انگلستان ایک دوسرے پر برعکس نہند نقیض دن اور رات کے ہین لطف یہ ہے کہ روس کے اخبارون مین انگلستان کی حشمت اور طاقت کو ایسی تحقیر اور نفرت سے بیان کیا جاتا ہے کہ مانو روے زمین پر اس سے بڑھکر ظالم و سنگدل سلطنت دوسری نہوگی اور گویا تمام جہان کی برائیان اسی ایک حکومت مین مخصوص کی گئی ہین؛ جسطرح یہان کے انگریزی اخبارات مین روس کی بدنامی مین کالمون کے کالم دیکھے جاتے ہین عین وہی حالت وہان کے اخبارات سے مترشح ہے اور اسپر جبکہ غور سے خیال کرتے ہین تو اور ہی لطف معلوم ہوتا ہے خیر اسکو جانے دیجئے اور مطلب کی سنئے کہ حالت کیا چہ ہے کہتے ہین کہ گورنمنٹ انگریزی کی کل کوششین دربارہ رکاوٹ جنگ کے لاحاصل محض ہین اور اسکو آئے دن کی سفارتون اور کمیشنون پر بھی کرنا احتیاط کے خلاف ہے لاتون کے بھوت باتون سے نہین مانتے روس ایک جاہل سلطنت ہے وہ جبتک منہ کی نہ کھائیگا اپنے ارادون سے ہرگز باز نہ آئیگا نیز اس امر پر سخت تعجب کیا جاتا ہے کہ روس اپنے ہمسایون پر خدا جانے کیا جادو کر دیتا ہے کہ باوصف اسکی بدعہدیون کے برابر محل اعتماد سمجھا جاتا ہے ہرچند کوششین عمل مین آتی ہین مگر روس کا اعتبار دمبدم ترقی کر رہا ہے سرکار زینون کو کہنا کہنا کہ لے کر رہا ہے سرکار کو ادہر باتون مین لگا رہا ہے کہ سرحد کا فیصلہ اب کرتا ہون۔ آج نقشہ تیار ہوتا ہے کل تو دہ لگایا جاتا ہے۔ اور ریلوے اس جلدی سے لا رہا ہے کہ قیاس مین نہین آتا۔

افغان سرحدی کمیشن

افغان کمیشن کی حالت بھی بظاہر ناگفتہ بہ ہے نامہ نگار لکھتا ہے۔ اس سے بدتر غیر قابل تسکین امور نہوئے ہونگے جیسا سرحدی کمیشن کا معاملہ واقع ہوا ہے ممبران کمیشن حقیقت مین قابل رحم ہین ان لوگون کو غیر ملک مین بجاے چند روز کے مدت مدید

کدر کئی - وہ اب وہان عاجز اور بیکار بیٹھے ہین
اور رہائی کی کوئی صورت نہین ہے - اب تو
تمام ممبران کمیشن تھک کر عاجز ہوگئے اور اس
کام سے عقب گذاری اور جانبری کے خواہان ہین
ایسے ہمدردی نکرنا غیر ممکن ہے - جن لوگون
نے انکو کام پر بھیجا تھا اگر وہ بھی اسی مصیبت
مین گرفتار ہون تو انکو قدر و عاقبت معلوم ہو
آکسن پر ہمکو ۹ ہفتے گذرے ہنوز روز اول
ہے محض بیکار ہین - ہم اس کمشنر کے اظہار خواہش
کے منتظر ہین جب وہ اظہار خواہش کریگا تب
گفتگو شروع ہوگی اور اگر خدانخواستہ لندن
مین گفتگو شروع ہوگی تو یہان ایک اور موسم
سرما ٹھہرنا پڑے گا! مجھے حیرت ہے کہ سب
لوگ کیونکر کام کرنے کے قابل ہین دماغی اور
جسمانی تکلیفین اسقدر ہین کہ لوہے اور پتھر کا
بنا ہوا آدمی بھی ہو تو وہ بھی گرکر ڈھیر ہوجاوے

روسی چالاکیان

جہان ہم سرحد مقرر کرنا چاہتے ہین انکو منظور
نہین ہے وہ گذشتہ عہدنامہ ۱۸۷۳ء کے مطابق
عملدرآمد چاہتے اور اوسکی لفظون اور فقرون
کے مختلف معنی لگاتے ہین - عمداً توقف کرتے
ہین اس سرحدی فیصلہ کو تالتے ہین اور حیلہ کرتے
ہین کہ ہم اپنے دعوے کی صداقت مین پیمایش
کرین گے اور تحقیقات کامل کرلین گے -
دراصل انکے دعوونکو کوی حد و غایت نہین ہے
وہ حتی الامکان فیصلہ سرحدی مین تعویق کرتے
ہین اور آخر مین اگر ممکن ہوا تو یہان کی سرحد
بالکل قایم نہونے دین گے جو آیندہ پیشقدمی
کے لئے کافی ذریعہ ہو - وہ چاہتے ہین کہ
زیارت یا کسی اور جگہہ پر سرحد مقرر ہو - انہون
نے گذر پر دعوی کیا ہے جو ایک اور گہاٹ
چالیس میل آگے بڑہ کر ہے - روسی فی الحال یہہ
چاہتے ہین کہ ہمکو کسیطرح اس بات پر راضی
کرلین کہ ہم انکو ایک جست ملک افغانستان
کی دیدین جو سرحد ہی تھانے اور اپنی فوج
رکھنے کیلئے کافی ہو - اس سے مزار شریف اور تمام
افغانستان کو دھمکی ہوگی -

احتمالات جنگ

روس یقین کرتا ہے کہ سمندر تک ترقی کرنے
ہوے پہنچنا میری قسمت مین لکھا ہے منتظمان
ہند کی رائے ہے کہ ایشیا مین ہر ایک روسی
جانتا ہے کہ کسی زمانہ آیندہ مین ہندوستان
پر چڑہائی کرنا روسی سرنوشت ہے اور
یہہ کسیطرح ٹل نہین سکتی : روس کی حکمت
عملی پر غور کرنے سے اسکی سلطنت مثل کوہ
آتش فشان کے ہے جسکے شعلہ نشانی کسیوقت
کم نہین ہوتی - جدہر جگہہ خالی پائی اسیطرف
آگ نکلنے لگی - یہہ امر غور طلب ہے کہ خواہ
ہم اس دھمکی کو یورپ مین دیکھین یا ایشیا
مین مگر اسکو خالص ایشیائی یا یورپی خوف

نہ تصور کرین بلکہ یہہ تصور کرین کہ خوف آج یہان اور کل دوسری جگہہ ظاہر ہوگا۔ پس جس جگہہ یہہ خوف پیش آئے اسکا تعلق انگلستان سے ایشیا اور یورپ مین مساوی ہے۔ انگلستان دونون مین سے کسی جگہہ کی نسبت اظہار غفلت اور بے اعتنائی اور استغنا کا نہین کرسکتا اور خوف کے مقامات قسطنطنیہ ایشیا کوچک۔ آرمینیہ۔ ایران۔ افغانستان وغیرہ ہین جس عہدنامہ سے سیپرس کا جزیرہ انگلستان کو ملا ہے اسمین انگلستان نے ایشیا عملداری روم کی تحفظ کا وعدہ کیا ہی اور شاید انگلستان کو بخلاف عام خیالات کے یہہ وعدہ جلد تر وفا کرنا پڑے گا۔

مصر

مصر کی اخبارات سے معلوم ہوا کہ اسوقت مصر کے مختلف عہدون اور خدمتون پر ممالک غیر کے ۷۰ ہزار ۲ سو ۶۶ اشخاص مامور و فایز ہین۔ انمین زیادہ تر انگریز ہین جنکی تعداد ۳ ہزار ۴ سو ۲۰ ہے انکے بعد اٹلی۔ فرانس۔ آسٹریا۔ جرمنی۔ یونان بلجیم۔ روس۔ آمریکا۔ بلجیریا۔ ہالینڈ۔ اور ڈنمارک وغیرہ ممالک کے باشندے ہین۔ جس ملک کے جسم کا خون ممالک غیر کی اسقدر جونکین چوس رہی ہون اوسکی زندگی کا خدا حافظ۔ ہندوستان کی بھی یہی حالت ہے جسقدر بڑے اور منتخبر عہدے ہین۔ سب خوش قسمت انگریزون ہی کو نصیب ہین۔ ہندوستان کو بجز افلاس و مصیبت کے کچھہ نہین ملتا۔

افسوس جو لوگ ہندوستان سے ہزارون کوس دور اور سیکڑون دریا پار۔ اسکے نام نام اور شکل و ہیئت سے بھی ناواقف ہین وہ تو اسکے روپیہ اور پیداوار (جان و مال) سے پرورش پاتے اور چین اڑاتے ہین۔ اور جنہون نے آغوش ہند مین پرورش پائی۔ اسکے آب و گل سے بنے۔ جو اہل وطن و فرزندان ہند ہین وہ بیچارے مسافرت تو درکنار اپنے ہی وطن مین بہوکون مرتے ہین کوئی نہین پوچھتا اگر پوچھے بھی گئے تو ٹکے کے دس دس علاقہ ضبط۔ جائداد فرق۔ روزگار غصب۔ ملازمت غائب۔ ملکیت سے بیدخل۔ صنعت کوئی پوچھتا حرفت کا پتہ نہین کوئی مزدوری البتہ پوچھا جاتا ہے وہ بھی صاحب بہادر کا پنکھا قلی۔ بیراخانسامان حمال۔ یا شملہ پر لیڈی صاحب لوگون کی بگھی کھینچنے کے لئے گھوڑون کی جگہہ۔ بس اور سب مفلسی و فاقہ مستی کے حوالہ۔ عبرت! افسوس!! عبرت!!!

خلاصہ اخبار

لنڈن ۱۱ اگست کو سر میکل ہکس بیچ وزرات مین یہہ بیان کیا کہ ایرلنڈ کے موجودہ

حالت سے ترقی کی امید ہے اور آیندہ کے پارلیمنٹ کی جلسہ کو موقوف رکھا چاہئے۔ وزرات کی ایک کمیٹی ایرلنڈ کے مقدمات کے دریافت کیلئے غور و تامل کرنے پر مقرر ہوئی ہے

لنڈن ۱۴ مئی۔ لنکاشیر کے اوڈین کا لوی مین کل کے روز ایک مخزن اوڑگیا جس سے بڑی تباہی ہوئی اور ابتک ہمکو یہ خبر آئی کہ ۳۸ آدمی مرگئے۔

لنڈن ۱۴ مئی۔ آج کے روز دارالافس سے ایک شاہی فرمان جاری ہوا کہ میجرون اور کپتانون کے پنشن کے قوانین معطل رہین۔

قسطنطنیہ ۱۵ مئی۔ حلب کے گورنر جمیل پاشا کی بدعملی کے باعث جو برٹش گورنمنٹ کا سفیر اپنی گورنمنٹ کو معلوم کرایا ہے انگلینڈ اور ترک کے درمیان تکرار رنجی رہ دی ہی اور مسٹر ہنری برسن جو وہان کا سفیر ہے فورًا جمیل پاشا کی معزولی کے لئے درخواست کی ہی اور میجر ترا ٹر انگریزی لشکری اتاجی جو اس تعدیہ کی دریافت کے لئے برٹش گورنمنٹ کی جانب سے قسطنطنیہ کو گیا تھا اوسکی رائے بھی ایسی ہی ہی اور باب عالی اس گورنر کی بدعملی کی دریافت کے لئے ایک کمیشن مقرر کی ہی۔

لنڈن ۱۶ مئی۔ کل صبح کو بلفاست مین رومن کیتھلک اور پراٹسٹن کے درمیان گولی جس سے ایک شخص مارا پڑا اور کئے زخمی ہوے فورًا وہان کا لشکر اونپر حملہ کرکے منتشر کر دیا۔

اسکندریہ ۱۵ مئی۔ انگریزی جنگی جہازون کا مجری مدیترین کا بیڑہ جو ہز رائیل ہینس ڈیوک آف ایڈنبرا کے زیر اختیار ہی لونانی دریا مین سے ہوتے ہوے ملک شام کو روانہ ہونے کا حکم ہوا ہے۔

گلدستہ اخبار

روسی لوگ خواہشمند ہین پنجابی سکھونکو فوج مین بھرتی کرین رسالہ ہند کیلئے سینکڑون گھوڑے سفارت انگریزی نے ایران مین خرید کئے۔

مفسدہ آیرلنڈ سلطنت انگریزی کی بنیاد کو اڑانیکی دھمکی دیتا ہے

پنجاب مین تحصیل انکم ٹیکس کیلئے ماہانہ خرچ پانچہزار منظور ہوا

چشتی فیروزی کے پوسٹ ماسٹر بجرم تغلب سنی ارڈر قید ہوے

ملتان کے حکیم زین العابدین صاحب کو مخالف پارٹی نے قتل کرکے لٹکا دیا۔

مرادآباد کے بازار مین سپاہ گورے نوٹ مارشور مسادنت کیا

کہتے ہین صدر مقام یونیورسٹی الہ آباد کا لکھنؤ مین رہیگا

برہامن مذہبی پیشوا لوگ ڈاکو ونکو مدد دیتے ہین

مرمت و درستی تالاب آبرسانی بمبئی کے لئے ۴۲ لاکھ منظور ہوا

انگلستان نے قصد کیا کہ روسی قبضہ باطوم کا جواب طلب کرے

شہنشاہان روس و جرمنی کا باہمی اتفاق شکست ہوگیا

لنڈن مین باورچیون کی تعلیم گاہ کیلئے ایک انسٹی ٹیوشن کھلا

مفسدان سودان کی جاسوسی زور اور شور سے شرارت پر آمادہ ہین۔

مطبع اسلام بنگلور مین محمد شریف کی اہتمام سے چھپا